106461 ـ نماز تراویح کی طوالت

سوال

ایك مسجد كے امام صاحب نماز تراویح میں ہر ركعت میں ایك صفحہ قرآت كرتے ہیں جو كہ پندرہ آیت كے قریب ہے، كچھ لوگ اعتراض كرتے ہیں كہ وہ لمبی قرآت كرتا ہے، اور كچھ كہتے ہیں كہ قرآت چھوٹی ہوتی ہے.
برائے مہربانی یہ بتائیں كہ نماز تراویح میں سنت كیا ہے اور كیا نبی كریم صلی اللہ علیہ سے لمبی ہونے كی كوئی معروف حد پائی جاتی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح بخاری میں حدیث سے ثابت ہے كہ رمضان اور غیر رمضان میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم رات كا قیام گیارہ ركعات فرمایا كرتے تھے، لیكن آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآت اور اركان میں طوالت فرماتے، حتی كہ آپ نےایك بار تو ترتیل كے ساتھ ٹھر ٹھر كر پانچ سپاروں سے بھی زیادہ ایك ہی ركعت میں تلاوت فرمائی.

اور یہ بھی ثابت ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس سے قبل یا كچھ بعد قیام كرتے، اور پھر طلوع فجر كے قریب تك جاری ركھتے، اس طرح آپ تقریبا پانچ گھنٹوں میں تیرہ ركعات ادا فرمائے، اس كا معنی یہ ہوا كہ آپ قرآت او اركان لمبے لمبےكیا كرتے تھے.

اور یہ بھی ثابت ہے كہ جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے سب لوگوں كو ابی بن كعب رضی اللہ تعالی كی امام میں جمع كر دیا تو وہ ایك ركعت میں سورۃ البقرۃ كی تقریبا تیس آیات پڑھتے، یعنی چار یا پانچ صفحات، اس طرح وہ سورۃ البقرۃ كو آٹھ ركعات میں ختم كرتے تھے، اور اگر وہ اسے بارہ ركعات میں ختم كرتے تو وہ سمجھتے كہ نماز كو مختصر اور تخفیف كے ساتھ ادا كیا ہے.

نماز تراویح میں سنت یہی ہے، بعض آئمہ كہتے ہیں كہ اگر نماز تراویح تخفیف كے ساتھ ادا كرے تو ركعات كی تعداد چالیس تك كر دے، اور اگر اقتصار پسند كرتا ہے تو پھر گیارہ یا تیرہ ركعت ادا كرے اور اس میں قرآت زیادہ اور اركان لمبے لمبے كرے تا كہ سنت پر عمل ہو سكے، كیونكہ سنت گیارہ ركعات ہی ہیں.

مقصود یہ ہے كہ اتنے وقت میں تراویح ادا كی جائے جب دل كو سكون و اطمنان حاصل ہو جو كہ ایك گھنٹے سے

کم نہیں ہو سکتا، اور جو اسے طویل اور لمبا سمجھے تو اس نے منقول کی مخالفت کی اس کی بات کی طرف دھیان نہیں دیا جائیگا " انتہی

فضيلة الشيخ ابن جبرين.